

قیمت سالانہ ے؍ رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۵ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے - ۱۴ دسمبر ۱۹۱۷ء | نمبر ۵۰

گلدستۂ اخبار

امریکہ نے جرمن اتحادیوں کے ساتھ اعلان جنگ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

پورتگال میں گورنمنٹ کے برخلاف شورش برپا ہو رہی ہے۔

روس میں بولشیویک پارٹی پہچے ہو رہے ہیں بد امنی ابھی تک جاری ہے۔

مغربی میدان یوروپ میں ہنڈنبرگ لائن توڑ ڈالی گئی ہے جس سے دشمن کا سخت نقصان ہوا۔

میسوپوتامیہ میں ترکی فوجیں اب بہت تھکا گئی ہیں بھوکوں مرتی ہیں - اور سامان جنگ ان کے پاس اچھا نہیں رہا۔

جو ترکی فوجیں موصل کی سڑک کے ساتھ ساتھ رہ رہی تھیں وہ اب واپس کر لی گئی ہیں

امریکہ نے یکم جنوری سے آج تک بحری تیاری میں نمایاں ترقی کی ہے اور آئندہ مزید ترقی کی امید ہے۔

مہاراجہ جیند نے آورڈے فنڈ میں ۱۴ ہزار روپیہ دیا ہے۔

لاہور میں پنجاب کمیشن ڈنر، ۲ دسمبر کو ۸ بجے شام کو ہوگا

گورنمنٹ ہند نے فیصلہ کر دیا ہے کہ گندم اور گیہوں کا آٹا پنجاب اور دہلی کے کسی ریلوے سٹیشن سے دیگر صوبجات کے لئے لادے نہ جائیں۔

صرف فوجی اخراجات کے لئے یہ دوسرے صوبجات میں لیجائے جا سکتے ہیں۔

جیروزلم واقعہ میسوپوتامیہ انگریزی فوجوں نے ترکوں سے فتح کر لیا ہے۔

ھیلیفکس واقعہ نوا سکوشیا (امریکہ) کے قریب دو جہازوں میں ٹکر لگ گئی۔

جس جہاز میں سامان جنگ تھا وہ بھاک سے اڑ گیا جس سے شہر ہیلیفکس کا ایک گھر بھی نقصان سے نہ بچا۔

امریکہ کے ایک جمہوری لیڈر نے حال ہی میں کہا ہے کہ جرمنی کے ساتھ کوئی عارضی صلح یا معاہدہ نہ ہونا چاہیے۔

مغربی میدان میں اس وقت امریکہ کے ۲۰ لاکھ آدمی شریک ہیں

چین میں بھی بد امنی پھیل رہی ہے۔

رومانیہ نے ایک التوائے جنگ قبول کر لینے کا فیصلہ کر

تار برقیات

خوشخبری

یروشلم فتح ہوگیا ہے۔ مبارک

دس تاریخ کی شام کو مسٹر بونر لا نے ہاؤس آف کامنز میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنرل الینبی نے رپورٹ دی ہے کہ ۸ دسمبر کو اس نے یروشلم کے جنوب اور مغرب میں دشمن کے مورچوں پر حملہ کیا۔ ویلز اور ہوم کنٹری کی فوجوں نے بیت لحم کی جانب سے آگے بڑھ کر دشمن کو پیچھے ہٹا دیا۔ اور مغرب کی طرف یروشلم سے گذر کر اس سڑک پر قائم ہو گئے جو یروشلم سے یریحو کو جاتی ہے۔ اسی وقت لنڈن انفنٹری اور پیادہ یومنری نے یریحو کے مغرب اور شمال مغرب کی جانب دشمن کے مورچوں پر حملہ کیا۔ اور اپنے آپ کو آگے بڑھ کر یروشلم سکم روڈ پر قائم کر لیا۔ مقدس شہر اس طرح سے محصور ہو کر جنرل المبنی کے تابع ہوگیا۔

برٹش پولیٹیکل افسراں معہ ایک برٹش گورنر کے برٹش فرانسیسی اٹالیانی اور محمدی نمائندگان کے ساتھ شہر اور مقدس مقامات کی حفاظت کے لئے آگے روانہ ہوئے۔ جنرل النبی نے یہ تجویز کی کہ کل صبح کے وقت سرکاری طور پر شہر میں داخل ہونا چاہیئے اور کہ فرانسیسی اور اٹالیانی کنٹنجنٹس اُن کے ہمراہ ہوں اور فرانسیسی پولیٹیکل مشن کے سردار بھی ساتھ ہوں۔

یروشلم کے سر ہو جانے میں بھی کسیقدر اس لئے دیر لگی کہ ہماری فوجیں ان مقدس مقامات کی بڑی فکر کر رہی تھی۔ جو یروشلم کے اندر اور اس کے اردگرد ہیں۔

جرمنی کا ایک بھاری کارخانہ اڑ گیا۔

تازہ خبر جو موصول ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ جرمنی کا سب سے بڑا کارخانہ گرلیشم الیکٹرول جو فرنیکفورٹ کے نزدیک واقعہ تھا اس میں تصادم کے ذریعہ سے آگ لگ گئی اور سارا اڑ گیا۔ یہ کارخانہ ۴۵ ایکڑ زمین پر واقعہ تھا اور جرمنی میں سب سے بڑا کارخانہ تھا۔ اس کارخانہ میں زہریلی گاس اور زہریلے گولے وغیرہ خصوصیت کے ساتھ بنتے تھے چھ لاکھ مکعب فیٹ زہریلی گاس ۱۹۱۶ء میں روزانہ بنتی تھی۔ اس کارخانہ میں زیپلینوں کی پروازی کے لئے الیکٹرک ہائیڈروجن بھی خاصی مقدار میں تیار ہوتی تھی۔ اور گاس کے سر محفوظ پیالے اس میں موجود تھے۔ ان تینوں کی کل سمائی تین لاکھ مکعب فیٹ تھی۔ یہیں ایک کارخانہ تھا جس میں بارود بنانے کے لئے شورہ بڑی بھاری مقدار میں تیار ہوا کرتا تھا۔ اور ایک ہزار ٹن شورہ روزانہ بن کر تیار ہوتا تھا۔ اس سے جرمنی پر بڑا ہولناک اثر پڑ گیا ہے۔ اور اگر تمام نقصانات کی بدقسواری تلافی کر بھی لی جائے تو بھی ان تعلیمیافتہ کارکنان اور خاص علوم کے عالموں کی موت کی تلافی ہونا محال ہے۔ اب بڑا کارخانہ ایام جنگ میں بننا نا ممکن ہے۔ اس نقصان کے نشانات جنگی محاذ پر بہت جلد ظہور میں آجائینگے

میدان اٹلی

ایک اطالوی مراسلہ راوی ہے کہ کیسو سائل کے مشرق میں دشمن نے دست بدست لڑائی کے بعد خندقوں پر قبضہ کر لیا۔ مگر ہمارے بالمقابل حملہ نے سارا موقعہ از سر نو واپس لے لیا اور دشمن کی بہت سی امداد کو بھگا دیا ہمارے توپخانوں نے کول ڈیلا بیرٹیا نامی مقام پر دشمن کے بہت بھاری گروہ پر گولہ باری کی اور ایسا ہی مونٹ ٹومبا کے علاقہ میں بھی ہماری بحری فوجوں نے پیاٹیلو اور ساکا کے درمیان کے پل کو برباد کر دیا۔

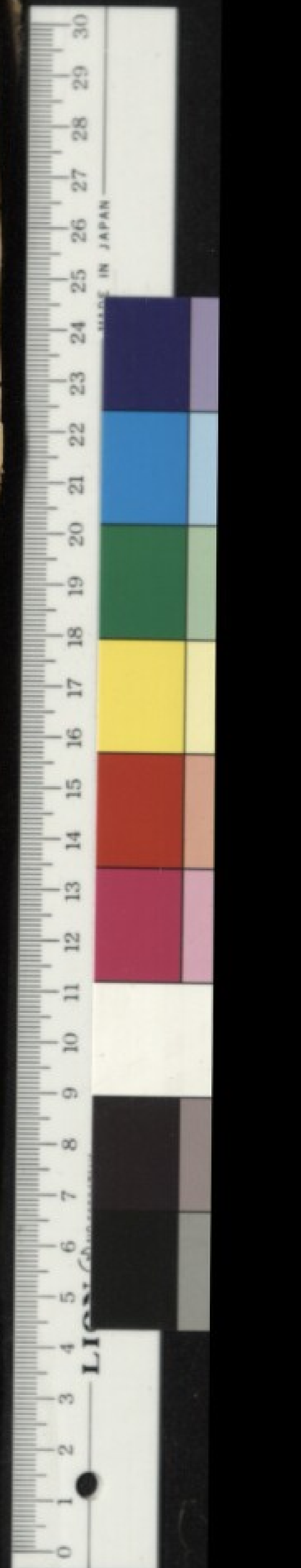
مغربی میدان

سر ڈگلس ہیگ کا مراسلہ مورخہ ۱۱ دسمبر مظہر ہے کہ سکاچ فوجوں نے آج بورسیز کے مشرق میں ایک حلایہ کو مورچہ سے نکال دیا۔ بہت سے جرمن مارے گئے یا گرفتار ہو گئے۔ کیمبرے کے جنوب اور جنوب مغرب میں دشمن کی گولہ باری پھر زوروں پر تھی اور ایسا ہی پیرس کے مشرق اور جنوب مشرق میں خصوصاً کثیر الاضلاع جنگل اور سینٹیل کے گرد و نواح میں۔

پرتگال میں بدامنی

جو خبریں پرتگال کی بابت موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ پرتگال کے دو شہروں لزبن اور اوپورٹو میں گورنمنٹ کے خلاف بلوے ہوئے ہیں۔ موخر الذکر شہر میں دو کانیں اور باورچی خانے لوٹے گئے ہیں۔ دو آدمی ہلاک اور ۱۰ زخمی ہو گئے ہیں۔ ۸۰ باغی گرفتار ہو گئے ہیں۔ ۱۰ تاریخ کی خبر ہے کہ امن بحال ہوگیا ہے اور باغی کمیٹی نے ایک اعلان شایع کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ برطانیہ عظمٰی اور اتحادیوں کے حق میں وفادار رہیں گے اور پرتگال کے بین الاقوامی فرائض کو پورا کرینگے۔ اوپورٹو کی ایک تار مورخہ ۹ دسمبر سے معلوم ہوتا ہے کہ انقلاب کامیاب ہوگیا ہے اور گورنمنٹ نے استعفٰی دیدیا ہے۔

جو برٹش فوج اب ہنڈنبرگ لاین پر قابض ہے۔



ایڈیٹوریل نوٹس

خریداران نورافشان سے درخواست

ہم اپنے نئے اور پرانے خریداروں کا جنہوں نے آج تک نورافشاں کے خریدار بن کر اور رہ کر ہماری حوصلہ افزائی کی ہے تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ گذشتہ برسوں کی بہ نسبت امسال باوجود ہر شئے کی گرانی اور دقت کے انہوں نے نورافشاں کی خریداری جاری رکھی۔ بہت صاحبان نے ۱۹۱۸ء کا زرچندہ متعلق اخبار پیشگی روانہ کرکے ہم کو اپنے ہموطنوں اور بھائیوں کی نیک نیتی کا اور اخبار سے دلچسپی لینے اور اس طرح خداوند کی خدمت میں مدد کرنے سے مزید اطمینان اور وافر یقین دلا دیا ہے۔ یہ سال کا آخری مہینہ ہے اور تھوڑے دنوں کے بعد نیا سال شروع ہونے والا ہے مناسب موقعہ پر جس کا اشتہار منیجر صاحب نے حال ہی میں اخبار کے اندر دیا ہے اُن خریداروں کے نام وی۔ پی بھیجے کا انتظام کیا ہے جن کا زرچندہ ۱۹۱۸ء کے لئے تا حال وصول نہیں ہوا ہے۔ گذشتہ برسوں میں وی پی کی واپسی سے ہر سال ایک بھاری رقم کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ مگر امسال توقع ہے کہ اس نقصان سے اخبار بری رہیگا۔ اول تو اُمید ہے کہ اکثر معزز خریدار اخبار ہذا کو وی پی کرنے کی زحمت اُٹھانے سے معذور رکھیں گے اور اپنا چندہ حتی الوسع اسی مہینے میں نہیں تو اگلے مہینہ میں ہی بھیجینگے۔ اور اگر احیاناً ایسا نہ بھی کر سکیں تو جب معینہ وقت پر اُن کے نام وی پی آئیگا تو ہمیں یقین ہے کہ وہ اس کو بالضرور وصول کرکے ہمارے شکریہ کا خراج جمع کریں گے۔ اگر کسی صاحب کو آئندہ سال کا اخبار لینا منظور نہ ہو تو براہ نوازش صرف ایک پیسے کے کارڈ پر انکار لکھ کر دفتر ہذا میں بھیجیں تو سب سے بہتر بات ہے۔ ہم اس کے لئے بھی اپنے خریداروں کے ممنون و احسانمند ہونگے۔

اپنے مضمون نگاروں کا شکریہ کے مزید بیاں

ہم اپنے مضمون نگاروں کا بھی دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت اور گرانبہا محنت خرچ کرکے ہمیں قلمی امداد دیتے رہنے سے بالکل دریغ نہیں کیا۔ واضح رہے کہ ہمارے ناظرین نے آپ لوگوں کے قیمتی مضامین کی جو وہ آنخداوند کے جلال کے لئے لکھتے رہے ہیں بڑی قدر کی اور عزت کی نگاہ سے دیکھا اور بہت فائدہ اُٹھایا ہے۔ جو ادنےٰ خدمت آپ ایڈیٹر کی قلم سے مسیحی برادران و ہموطنوں کی کیگئی ہے اُس کی بھی قدر ہمارے لائق اور کشادہ دل ناظرین کی جانب سے کچھ کم نہیں کیگئی ہے۔ جس کے لئے ہم اُن کے شاکر ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ آئندہ بھی اپنے اشہب قلم کو اس میدان میں جولانی دے کر ناظرین کی دلچسپی اور استفادہ اور خداوند کے جلال کو دوبالا کرتے رہیں گے۔ اور جن صاحبان نے آجتک اس مرحلہ میں گامزنی نہیں کی وہ میدان میں ضرور اُتریں گے ہمیں عالم فاضل روحانی جوش سے بھرے ہوئے خداوند کے جان نثار خادموں اور قوم کی دینی و دنیوی فلاحیت پسند اہل قلم کی اشد ضرورت ہے آپ جانتے ہیں کہ اکیلا ایڈیٹر اس اہم کام کو ہرگز انجام نہیں دے سکتا دیگر اخبارات کو دیکھیں کیسے کیسے گریجوایٹ قوم پرست دین کے شیدائی۔ دھرم کے فدائی اخبارات کو اپنے عمدہ عمدہ مضامین سے برابر مدد دیتے رہتے ہیں۔ گذشتہ برسوں میں کئی ایک گریجوایٹ صاحبان کے مضامین برابر نکلتے رہے ہیں اور دیگر صاحبان کے پرجوش اور مفید مضامین بھی شایع ہوتے رہے ہیں جن سے ناظرین نے بہت فایدہ اٹھایا ہے اور ساتھ ہی اخبار کی رونق میں بھی اُنہوں نے نمایاں امداد دی ہے جس کے لئے ہم اپنی دلی مسرت اور طمانیت ظاہر کرتے ہیں۔ اور آئیندہ کو وعدہ کرتے ہیں کہ اگر خدا کی مرضی ہوئی اور اُس نے اپنی روح پاک سے اس خاکسار کو مدد دی تو گزشتہ سے بھی بڑھکر آپ لوگوں کی خدمت کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کی جائے گی۔ صرف ہمیں قلمی اور مالی اور دعائیہ امداد سے حوصلہ دلاتے رہیں اور بس۔

یادِ رفتگان لودیانہ کلیسیا کے پاسٹر پادری غلام مسیح صاحب مرحوم

پادری طالب الدین صاحب پاسٹر کلیسیائے لاہور کی وفات پر جسکا اشتہار گذشتہ نمبر میں دیا گیا تھا ذیل کا نوٹ بعنوان بالا شایع کرتے ہیں:

ہمارا زمانہ شدت و سختی میں لاثانی زمانہ ہے۔ مشیت ایزدی نے ہم کو باقی رکھا ہے کہ ہم اُن بزرگوں کی زندگیوں کو اپنے حافظے میں رکھیں۔ جو ہم سے پیشتر دار فنا سے دار بقا کو سدھار گئے ہیں۔

ابھی ڈاکٹر چیٹرجی۔ پادری ودھاوا مل۔ سردار دیدار سنگھ اور پادری جان نیوٹن کی رحلت اور رخصت کا غم غلط ہونے نہ پایا تھا کہ دسمبر ۳ ۱۹۱۷ء کے روز ہمارے نامور مسیحیت کے اکھاڑے کے پہلوان ایک غیر فانی مسیحی مصنف۔ ایک سرگرم مسیحی۔ ایک

لائق فائق پاسٹر پادری طالب الدین صاحب بھی جل بسے ہمارے رنج والم اور آہ و فغاں کا اظہار تو ایک طرف رہا۔ پر اُن کی رحلت نے مسیحی کلیسیا کی ضرورت کے گڑھے کو بلیوں گہرا کر دیا ہے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ خدا کے علم میں کیا ہے۔ مگر ہم انسانی طور سے یہ بات محسوس کرتے ہیں کہ کلیسیا میں ان بزرگوں کی جگہ ایک مدت تک خالی رہے گی۔

پادری جے۔ این فورمن صاحب کی وفات۔

اس بزرگ کے اسم گرامی سے شمالی ہند کی غالباً تمام مسیحی کلیسیائیں واقف ہوں گی کیونکہ وہ گزشتہ سال سے بشارتی مہم کے متعلق جگہ جگہ کام کرنے کے لئے مقرر ہو کر اپنے فرائض کو خوش اسلوبی کے ساتھ نباہتے رہے ہیں اس سال کے شروع میں آپ فرلو پر اپنے وطن امریکہ تشریف لے گئے تھے۔ مگر افسوس کا مقام ہے کہ اس سال کے آخر میں یعنی ۲۵ نومبر کو بروز اتوار وہ اپنے اصلی وطن کو خدا باپ کے پاس چلے گئے۔ وہ اب ہمارے پاس آنے کے نہیں۔ ہم ہی نے اُن کے پاس جانا ہے۔ اس بزرگ کی خدمت نہایت ہی موثر اور باثمر تھی۔ اُردو زبان ایسی فصاحت اور بلاغت سے بولتے تھے کہ گویا ان کی مادری زبان ہے اور وہ اُردو کے بڑے بھاری عالم ہیں۔ بشارتی مہم کے متعلق جنرل اسمبلی کی طرف سے مقرر ہونے سے پہلے آپ مینپوری سنٹرل ٹریننگ سکول اور قبل ازاں سہارنپور کے تھیولاجیکل سیمنری کی خدمات کو بھی بڑی قابلیت اور بلند ہمتی کے ساتھ انجام دیتے رہے ہیں۔ اگرچہ ہمیں ان کی اس دنیاوی جدائی کا سخت رنج ہے تو بھی اُمید کرتے ہیں کہ وہ وقت بہت جلد آتا ہے جبکہ ہم آسمان پر اُس کے ساتھ ملکر خدا کی تعریف اور بندگی میں ہم آواز ہو جائینگے۔

دہلی کے پادری آلنٹ صاحب کی وفات

آہ! یہ سال کلیسیا کے کیسے لائق فائق اور دین دار اور خدمت میں سچے محنت کش خادمانِ دین کی رحلتوں کے ساتھ ختم ہو رہا ہے! ہندوستانی کلیسیا میں سے کیسے کیسے بزرگ اپنی زمینی خدمات ختم کر کے آسمانی خدمات میں شامل ہوتے چلے جا رہے ہیں!!! پادری ووھا واس۔ سردار ودارا سنگھ۔ پادری جان فورمن اور پادری طالب الدین صاحب کی وفات کی یاد دلوں میں ابھی تازہ ہے کہ کیمبرج مشن دہلی کے پادری کینن آلنٹ صاحب کی تازہ واقعہ شدہ وفات کی خبر نے دلوں میں آکر نشتر زنی کی۔ آپ ۷۹ برس کی عمر میں ہو کر گزشتہ اتوار یعنے دسمبر کو حرکت قلب کے دفعۃً بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو گئے آپ دہلی کے پُرانے مشہور رئیس تھے۔ وہ نہ صرف اپنی ہی مشن کے سرگرم کارکن ممبر اور مشنری تھے۔ بلکہ لاہور کے بشپی علاقہ میں بھی اپنی کلیسیائی کونسلوں میں نمایاں حصہ اور رسوخ رکھتے تھے۔ اُن کو ہندوستان میں آئے ہوئے کو اڑھتیس سال سے زیادہ کا عرصہ گزرا ہے۔ اُن کا نام بالخصوص تعلیمی حلقہ میں سینٹ سٹیفنس کالج میں مشہور رہا ہے۔ وہ بڑے الٰہیات دان تھے۔ اور تجربہ کار مسیحی مشنری تھے۔ اور دیگر شعبہ ہائے علوم میں بھی ید طولےٰ رکھتے تھے ۸ تاریخ کو آپ کا جنازہ بڑی شان سے ہوا۔ دہلی کے چیف کمشنر صاحب معہ دیگر افسران کی بڑی تعداد کے۔ گورنمنٹ آف انڈیا کا ڈسٹرکٹ سٹاف اور افسران اور دہلی کے معزز رؤسا تجہیز و تکفین کے وقت حاضر تھے۔

مشرقی ہندوستان میں کلیسیائی اتحاد

۱۴ و ۱۵ نومبر کو بمبئی میں بمبئی کی پرسبٹرین سنڈ اور سنٹرل پراونسز کی میٹنگ فراہم ہوئی۔ اس سنڈ میں امریکن مرہٹی مشن کے ساتھ کانگریگیشنل کلیسیاؤں کے اتحاد کا مسئلہ پیش ہوا اور اس پر بحث ہوئی نتیجہ یہ ہوا کہ سنڈ کے متعلقہ تینوں پرسبٹریوں کے خادمانِ دین اور مشنریوں اور ایلڈروں کے نمائندگان کی ایک کمیٹی مقرر ہوئی تاکہ وہ امریکن مشن کی کلیسیاؤں کے نمائندہ کمیٹی سے اسبارہ میں صلاح مشورہ اور خط و کتابت کریں۔

سب سے بڑی رکاوٹ جو اس اتحاد کے درمیان پرسبٹرین کلیسیاؤں کے لئے حائل تھی وہ یہ تھی کہ وہ فی الحال ہندوستان کی پرسبٹرین کلیسیا کے ساتھ اتحاد رکھتے ہیں۔ اگر وہ مرہٹی مشن کے ساتھ متحد ہوں تو اُن کو شمالی ہند کے پرسبٹرین برادران سے تعلق قطع کرنا پڑے گا۔ بعض لوگوں کے خیال میں بعض امور متعلقہ علم الٰہی بھی جو ان دونوں کلیسیاؤں کے درمیان مختلف ہیں۔ اور ان رکاوٹوں میں سے ایک ہیں جو اس اتحاد کی سد راہ ہیں۔ بعض پرسبٹرین خیال کرتے ہیں کہ ساؤتھ انڈیا یونائیٹڈ چرچ کے عقیدہ میں بعض تعلیمی امور کی کمی ہے۔ مگر باوجود اس کے پرسبٹرین اور کانگریگیشنل کلیسیا کے ممبران متحد ہو گئے ہیں۔

سوامی سندر سنگھ جی کہاں ہیں اور کیا کرتے ہیں؟ ابھی

سندر سنگھ جی مورخہ ۶ ماہ حال کے اپنے ایک پرائیویٹ خط میں جو انہوں نے پونا سے راقم کو لکھا ہے تحریر فرماتے ہیں کہ آج میں یہاں سے کوہاپور کی طرف جا رہا ہوں اور پھر وہاں سے مدراس کی طرف جاؤنگا۔ خدا کے فضل سے ان اطراف میں خدمت پر بڑی برکت نازل ہوئی ہے۔ جس کے لئے اس کا شکریہ اور تعریف ہو۔ آمین۔ اسی خط میں آپ پونا کے مسٹر تلک کا ذکر کرتے ہیں جو ایک مرہٹی اخبار کے ایڈیٹر ہیں اور احمد نگر تھیولاجیکل سیمنری کے پروفیسر بھی رہ چکے ہیں۔ اور مرہٹی زبان کے مشہور شاعر ہیں ان کا ارادہ ہے کہ آیندہ سال شمالی ہند کا دورہ کریں۔ سادھو سندر سنگھ اپنے دوستوں سے یہ التماس کرتے ہیں کہ آپ ان کو اسی طرح قبول کیجئے جس طرح مجھے قبول کیا ہے۔ نہایت مشکور ہونگا۔ اور ہم دونوں کے لئے دعا کیجئے۔ اور امید ہے کہ پونا کی کلیسیا کے ماسٹر دیش پانڈے بی۔ اے بھی جلد میدان میں نکل پڑینگے۔ اس کی تیاری کر رہے ہیں۔ سوامی جی یہ بھی ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے پنڈتہ رمابائی سے بھی ملاقات کی۔ اور ان سے مل کر اور ان کی خدمت دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ قریباً پندرہ سو یتیم لڑکیاں اور بیوہ عورتیں ہیں جن کی معجزانہ طور سے پرورش ہو رہی ہے۔ خدا نے ان کے کام پر بڑی برکت بخشی ہے۔ ان کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ یہ ان کی درخواست ہے۔

نابینا سپاہیوں کے بچوں کے لئے } گزشتہ بڑے

دن پر انڈیا سنڈے سکول یونین نے بلجیم کے غریب بچوں کے لئے ۲۴۵۰۰ روپیہ سے زیادہ جمع کیا تھا۔ تم امسال انڈیا سنڈے سکول یونین اس قسم کے نذرانے اندھے سپاہیوں اور ملاحوں کے بچوں کے لئے فراہم کرنے کی تجویز و تحریک کر رہی ہے۔ انڈیا سنڈے سکول یونین کا پریذیڈنٹ۔ میٹروپالٹین بشپ صاحب اس کوشش سے پوری ہمدردی رکھتے ہیں جس کی تائید وزیر اعظم۔ وزیر ہنٹن اور لنڈن کے لارڈ

اطلاع ضروری

حسب معمول اپنے اور اپنے خریداروں کے فائدہ اور آسانی کے لئے ہم یکم فروری ۱۹۱۸ء کو اخبار ان صاحبوں کے نام جن کا چندہ بابت ۱۹۱۸ء وصول نہیں ہوا وی۔ پی بھیجیں گے۔ وی۔ پی کے بھیجنے اور وصول کرنے میں کوئی بے عزتی نہیں۔ بلکہ آسانی ہے منی آرڈر کرانے کی تکلیف نہیں اٹھانی پڑتی۔ چونکہ قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاتی ہے۔ اس لئے جن صاحبان کو ۱۹۱۸ء کا اخبار لینا منظور نہیں وہ یکم جنوری سے پہلے مینیجر نور افشاں کو اطلاع دیں تاکہ وی۔ پی کے واپس آنے کا نقصان نہ اٹھانا پڑے

مینیجر نور افشاں

میئر کی جانب سے بھی کی گئی ہے۔

اسی اثنا میں رحم کے کام کے متعلق۔ چند دن کی فہرستیں وغیرہ انڈیا سنڈے سکول یونین کے جنرل سکرٹری پادری آر۔ برج صاحب مقیم جبلپور۔ سی پی سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

جنگ کا روزانہ خرچ } مسٹر بونر لا نے حال ہی میں ہاؤس آف کامنز میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہماری مالی حالت

ایسی خراب نہیں ہے جیسی کہ سال گزشتہ شروع میں انکو اور دیگر مدبرین کو امید تھی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنگ کا خرچ آٹھ ملین روزانہ نہیں ہے جیسا کہ ہم نے پیش بینی کی تھی۔ بلکہ ۶½ ملین سے کم ہے۔ جیسا کہ گزشتہ دو ماہ میں صرف ہوتا رہا ہے۔ بجٹ کے تخمینوں پر جو غالباً ۲۲۲ ملین پونڈ ہے۔ کل اضافہ ۴۳½ پونڈ ہو سکتا ہے۔ اور یہ بعد منہا کرنے اس رقم کے ہے جو قابل تلافی خرچ کے لئے ہے۔ اسی طرح سے اس تخمینہ پر روزانہ زیادہ خرچ ۲۳۰۰۰۰ پونڈ ہوتا ہے۔ یہ رقم اس قحط سال کے موقعہ پر تسلی بخش اعتدال ہے۔ اسی قسم کی منہائی کرنے کی بنا پر سلطنت متحدہ کا جنگی خرچ اس وقت تک ۳۰۰۰ ملین پونڈ سے بہت زیادہ نہیں ہے۔ اگر چار سال پہلے خرچ کی یہی صورت ہوتی تو وہ اکثر صیغہ حال کے مدبرین کو ورطہ پریشانی میں غرق کر دیتی مگر اس وسیع زمانہ میں ہم اسباب متفق رائے ہیں کہ یہ رقوم ہم کو از سر نو اطمینان دلا رہی ہیں۔

ہماری موجودہ مالی حالت کے درمیان جو فرق ہے وہ بتدریج زمانہ کی حالت کے ساتھ ساتھ بڑھتا جاتا ہے۔ یہ فرق اس ملک کے لئے نہایت مفید ہے۔ جرمنی کے مالی ماخذات ہمارے مالی ماخذات کی بہ نسبت بہت ہی کم ہیں جرمنی کے حکمران ابتدا ہی سے سرسری فتح اور لوٹ مار پر اپنی قسمت آزمائی کرتے رہے ہیں۔ جرمن قرضہ تباہ ہو چکا ہے۔ اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ مارک سکہ کی قیمت غیر ممالک میں زمانہ جنگ سے پہلے کی قیمت کی بہ نسبت نصف کم ہو گئی ہے

جنگ پیرس کی سالگرہ

پیرس کی جنگ کو قریب ۳ سال کا عرصہ گذر چکا ہے یہ جنگ تاریخ یورپ میں ایک خاص اور نمایاں مقام رکھتی ہے۔ اِس جنگ میں پہلے تو وہ انگریزی فوجیں صف آرا تھے جنگ تھیں جو برٹش خدمات کی قدیم روایات کے مطابق تربیت یافتہ تھیں جن میں ایسے سپاہی شامل تھے جنکا پیشہ اور طبیعت ثانی جنگ ہی ہوچکا تھا۔ یوم بیوم وہ فلینڈرز کی کیچڑوں میں رہتے بھڑتے رہے۔ اور اگرچہ دشمن کا شمار بہت ہی زیادہ تھا تو بھی اُنہوں نے اُس کو روک رکھا۔ بارہ دن تک جنگ جاری رہی۔ آخرکار ۳۱ اکتوبر کو مقابلہ کی طاقت نہ رکھکر پیچھے ہٹ جانے کا حکم دیدیا گیا تھا۔ اُسی وقت وورسسٹر کی فوجیں آگے بڑھیں اور اگرچہ یہ نہایت نازک وقت تھا۔ تو بھی اُنہوں نے بڑی بہادری کے ساتھ مقام گھیلویلٹ دشمنوں سے لے لیا۔ اور یوں پیرس بچ گیا۔ یہ موقعہ نہایت ہی نازک تھا۔ اور تاریخ یورپ میں قابل یادگار رہے۔ کیونکہ اگر اس وقت برٹش فوجیں پیچھے ہٹ جاتیں تو غالباً انگلش چینل تک جرمنوں کے پہونچ جانے میں کوئی چیز بھی حائل نہ ہوسکتی۔ فرانسیسی فوج کے ساتھ ہمارا نہایت ہی قریبی سلسلہ کٹ جاتا۔ قبل ازیں کہ ہماری طرف سے کافی فوجیں جرمن کو روک دینے کے لئے فراہم کی جاتیں وہ سیدھے شمالی فرانس تک پہونچ جاتے اور اغلب تھا کہ فرانس کا دارالخلافہ پیرس بھی جرمنوں کے ہاتھ آجاتا۔ اور جنگ کی اور دنیا کی تمام تاریخ بالکل بدلجاتی۔ مگر آج ایک نئی برٹش فوج اُسی سرزمین پر رواں آگے بڑھ رہی ہے۔ جس پر پرانی فوج لڑتی رہی اور مرگئی ؛

نورافشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

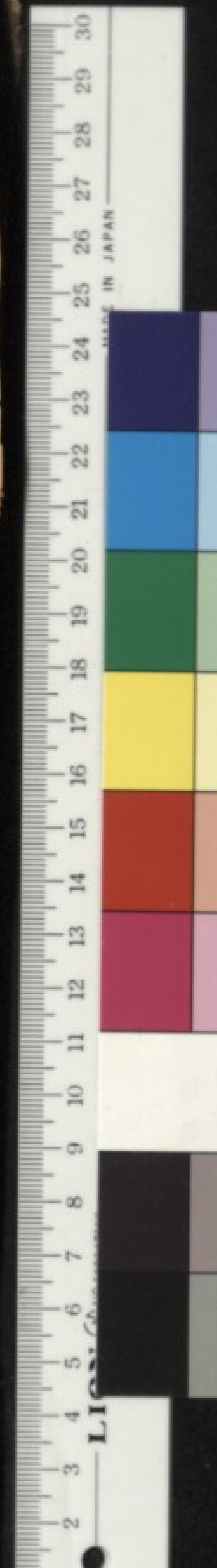
دو جہازوں میں ٹکر

امریکہ کے جہاز بی جس میں ۴۰۰۰ ٹن بھک سے اڑجانے والا مادہ ٹرینی ٹرو ٹالول لدا ہوا تھا ایک اور جہاز سے ٹکر لگ گئی۔ یہ حادثہ ریاست نو سکوشیا واقع امریکہ کے شہر ہیلیفیکس کے بندرگاہ میں واقعہ ہوا اس تصادم کے سبب سے شہر ہیلیفیکس میں آگ لگ گئی اور ایک گھر بھی ایسا نہ رہا جس کو اس آتشزدگی سے کچھ نہ کچھ نقصان نہ پہونچا ہو۔ نیویارک۔ بوسٹن پورٹلینڈ اور مین سے امدادی ریلیں سرعت کیساتھ پہونچ رہی ہیں۔ دونوں جہازوں کا عملہ ہلاک ہوگیا ہے۔ شہر کے شمالی حد کا ½ برباد ہوچکا ہے۔ اور ہلاک شدہ لاشیں گلی کوچوں میں پڑی ہیں۔ اور زخمیوں سے ہسپتال ایسے بھرے پڑے ہیں کہ بہت سے مجروحوں کا علاج معالجہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ بعد کی تاروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہیلیفیکس میں ۲۰۰۰ آدمی اس تصادم سے ہلاک ۳۰۰۰ آدمی زخمی اور ۲۰۰۰۰ آدمی بیخانمان ہیں۔ ۵۰ یا ۶۰ لاکھ پونڈ کا نقصان ہوگیا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس تصادم سے ۱۴ فیٹ کا مد سمندر میں واقعہ ہوگیا تھا۔ جس سے ریل کی سڑک پر سخت نقصان ہوا۔ ۴۰۰ گاڑیاں اور بیس ایک انجن برباد ہوگئے۔ سب سے بھاری نقصان بچوں کا ہوا کیونکہ بعض مدرسے تو بالکل بیخ و بن سے صاف ہوگئے۔ امداد کی بڑی بھاری اور اشد ضرورت ہے لنڈن کے لارڈ میئر نے ان مصیبت زدگان کے لئے لنڈن میں ایک مینشن ہاؤس کھولا ہے۔ جس میں چندے بھیجے جائینگے۔ ہمارے ملک معظم نے ایک ہزار پونڈ کی رقم چندہ میں دی ہے۔

امریکہ اور آسٹریا۔ حال ہی میں امریکہ کی سنیٹ نے اس ریزولیوشن پر بالاتفاق رائے دے دی ہے جس میں درج ہے کہ امریکہ کی جنگ آسٹریا کے ساتھ ہے۔ جن لوگوں کے ووٹ ہاؤس آف ریپریزنٹیٹوز میں کم رہے ہیں وہ انگریزی کا ایک سوشیلسٹ ہے۔ جب وہ بولنے کو کھڑا ہوا تو ایک جتھا ہو کر مجلس میں سے نکل گئے۔ اس ہاؤس کی وہ کمیٹی جو تعلقات خارجہ سے متعلق ہے اس کے چیرمین مسٹر فلڈ نے کہا اس ریزولیوشن کا اتفاق رائے پاس ہونا اتحادیوں کی بہبودی کے لئے ضروری ہے۔ سینیٹر لاج نے اسباب پر زور دیا کہ ٹرکی اور بلغاریہ کے خلاف جنگ کرنا بھی ضروری ہے۔ اور اُس نے بیان کیا کہ ٹرکی یورپ کا تازیانہ ہے۔ اور اُن کا ملک بے شمار قتل عام اور مظالم کا مولد ہے۔ خصوصاً اس وقت سے جبکہ ٹرکی جرمن اثر اور حکومت کے نیچے آگیا۔ پھر سینیٹر سٹون نے کہا کہ بلغاریہ کے فرڈینینڈ سے بڑھکر کمینہ اور ادنے شخص تاریخ میں بتانا دشوار ہے۔

میسوپوٹامیہ میں دیالا دریا پر روسی فوجیں انگریزوں کی مدد کر رہی ہیں ؛

نورافشاں کو قلمی امداد کی سخت ضرورت ہے



فیض آباد کنونشن کی خلاصہ کیفیت

مورخہ ۲۰ لغائیت ۲۵ نومبر ویسلین مشن آر و جنکن صاحب بی۔ ایس سی کے بنگلہ پر کنونشن فراہم ہوئی۔ ایشور بھگت اُس کے جلال کے لئے سوکھی زمین سیراب کرنے کو آئے جناب بزرگ پادری۔ اسپونر صاحب سادھو ایم۔ اے پرنسپل مدرسہ علم الٰہی ویسلین مشن بنارس اور جناب پادری ڈبلیو بیجن صاحب سائنس دان لکھنؤ اور جناب سندرسن صاحب و پادری ایم ملیگ صاحب اکبرپوری اور جناب پادری جے ڈی اسپنسر صاحب مئو اور جناب پادری پیٹر صاحب فیض آبادی اور جونپور کے مس صاحبہ معہ ٹیچروں کے مختلف جگہوں سے چار جگلانند مصرا و یسوع داس دوبے اور حاجی کیلب صاحب اور مسٹر کلاڈیس اور مسٹر براڈوے اور مسٹر چیسٹر اور بہت سے بھائی بہن شریک جلسہ ہوئے۔

مس ولسن صاحبہ معہ ٹیچروں اور طالباؤں کے پانچ میل کے فاصلہ سے آکر شام کی عبادت میں شریک ہوکر جلسہ کو رونق دیتی رہیں۔ حاضرین سے چرچ اس قدر بھر جاتا تھا کہ مشکل سے جگہ ملتی تھی۔ مورخہ ۲۰ کی شام کو پادری جنکن صاحب نے جماعت کو کنونشن کی کیفیت سنائی۔ آغاز جہان جس وقت نہ بنا تھا۔ آسمان بھی جب نہ تنا تھا تب بھی تو تھا اے رب موجود۔ تو ہی واجب الوجود وغیرہ۔ بعد ازاں جناب پادری اسپونر صاحب سادھو نے زبور سے روح کی برہان قدرت سے زندگی بخش درس دیا۔ حاضرین کے پژمردہ دلوں میں ازسرنو جان آگئی۔ اور سننے والوں کے من اور نیتر کھل گئے۔ پادری صاحب موصوف مسیح مصلوب کے پریم میں ایسے رنگے اور پیوستہ ہیں جیسے کسی نے کہا ہے

جاکے من میں پریم ہے سو پریم ہی پہچان
سرتا کا جل ساگر میں ڈھونڈت دورستان

یعنے جو لفظ آپ کی زبان سے نکلتے پریم سے بھرا ہوا ہوتا۔ ہر روز صبح کو مختلف پادری صاحبان سے دعائیہ عبادت ہوتی رہی۔ اور بھائی بھی دعا میں حصہ لیتے تھے۔ جناب پادری بیجن صاحب ایک گھنٹہ خدا کی موجودگی اور کاملیت وغیرہ پر لکچر دیتے رہے۔ آپ نے سائنس سے واضح کیا کہ خدا ہر شئے میں موجود ہے۔ اور سوال و جواب کے لئے موقعہ بھی دیا کرتے تھے۔ ساڑھے نو سے ساڑھے گیارہ بجے تک جناب بزرگ پادری اسپونر صاحب ہر روز فلپیوں کے خط سے پولوس رسول کی زندگی کی تعلیم سے فیضیاب کرتے تھے۔ آپ کی تعلیم سے حاضرین کے دلوں میں ایک نیا جوش اور امنگ سا پیدا ہو جاتا تھا۔ شام کو پانچ سے سات بجے تک گرجا گھر میں اپنے وعظ سے سامعین کے پژمردہ دلوں کو روحانی خوراک سے آسودہ کرتے تھے۔ آپ کے روحی پُرتاثیر کلام سے گویا غنچہ کھلایا ہوا پھول کھل آیا۔ آپ نے فرمایا جبکہ ابراہیم خدا کے عشق میں اپنے لڑکے کو قربان کرنے کو لے گئے پیدائش ۲۲ اور وہ کنعانی عورت قیمتی خوشبودار عطر کا برتن توڑ کر مسیح کے سر پر عطر کو ڈال دیا محبت کیسی انوکھی اور اندھی ہے کہ لوگوں کے منع کرتے ہوئے بھی اُس نے نہ مانا۔ اور اپنے دلی مقصد کو پورا کیا۔ گو کہ لوگوں کے دیکھنے میں اُس نے بڑی بے وقوفی کی کہ عطر کا قیمتی برتن توڑ کر بہت دام کی چیز کو بہا دیا۔ کیونکہ وہ عورت محبت میں مجبور ہو رہی تھی صداقت کی روشنی نے اُس کے دل کو گرویدہ کر دیا تھا۔ اور وہ محبت میں بے چین ہو رہی تھی لہٰذا وہ اپنے سارے دل سے جو کچھ کر سکی کیا خداوند نے اُسے قبول کیا متی ۲۶: ۶-۱۳ الٰہی محبت خالق مخلوق ہو کر گنہگاروں کے عوض اپنے کو خرچ کرنا اپنے ہی کفارہ یا بلیدان سے گنہگار کا ضامن ہو کر پاک ذات خدا تعالےٰ سے میل کرانا اور اپنے فضل سے گنہگار کو راستباز ٹھہراتا ہے

یہ کیا عجیب محبت اور سنگین ماجرا ہے۔ وغیرہ

یعنے جو جو کلام صاحب موصوف کی زبان سے نکلتے وہ روح کی تاثیر سے سامعین کے دلوں میں برچھی کی طرح جا گھستے اور دل کو پارہ پارہ کرتے ہوئے مسیح مصلوب کے عشق میں محو کرنے والے ہوتے تھے۔ روح پاک جماعت کے دلوں میں اپنا کام کر رہی تھی۔ حاضرین کے دلوں میں عجیب تازگی اور روح کی معموری سی معلوم ہوتی تھی گویا آج ہی پنتیکوست کا دن ہے۔ جماعت اپنے خداوند کے دھیان اور محبت میں ایسی محو ہو رہی تھی کہ آنکھوں سے بوندوں کی بارش ہونے لگتی۔ خداوند مسیح کنونشن میں موجود تھے۔ اُس کے حضور میں راستی کے بھوکے اور پیاسے دلوں کو قلبی اطمینان اور راحت پیدا ہوا۔ دھیان میں جماعت خداوند کے زخمی ہاتھوں کو دیکھ کر پکار اٹھی۔ مبارک ہے وہ برہ جو محبت سے پُر ہوکر ہمارے گناہوں کے لئے موا۔ اور روحانی جوش سے لبریز ہوکر نئی زندگی کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اُس کی حضوری میں سربسجود ہوتے تھے۔ جبکہ صاحب موصوف نے کہا کہ تم میں سے کون ہے جو آج اپنا دل خداوند مصلوب کو دینے کے لئے تیار ہے۔ چونکہ پاک روح دلوں میں کام کر رہی تھی۔ جماعت کے دلوں کو ابھارا بہت سی لڑکیاں اور عورتیں اور مردوں نے برسرمحفل کھڑے ہوکر لوگوں کے سامنے خدا کی حضوری میں اپنی اپنی نادانی کا اقرار کیا اور وعدہ کیا کہ آج سے ہم اپنا دل پورے طور سے پیارے مسیح کو دیتے ہیں اور سارے دل و جاں سے اُس کی پیروی کرینگے۔ الخ

اس کنونشن سے جماعت کو بہت ہی روحانی فائدہ ہوا۔ جو جو مشکلات و رکاوٹیں مسیحیوں کو آسمانی سفر میں سدراہ تھیں وہ خُدا کے فضل سے کافور ہوگئیں اور مسیحیوں کے دلوں میں ازسرنو ایمان امید اور محبت قایم ہوگئے۔ اور خدا کے پرستاروں کے شوق اپنے منجی کی طرف رجوع ہوگئے۔ شکر ہے باری تعالیٰ کا کہ اپنے بندوں کے وسیلہ آسمانی مسافروں کے پژمردہ دلوں کو تازی روحانی خوراک سے سیر کرتا رہتا ہے۔ اتوار کی عبادت کے لئے جناب پادری ایم ملیگ صاحب منتخب ہوئے۔ آپ نے مرقس ۱۱-۳ سے خُداوند کو درکار ہے مضمون کا لب لباب آپ نے ہر پہلو سے واضح کیا کہ لڑکے لڑکیاں۔ مرد۔ عورت۔ بڑھے اور جوان سب ہی خداوند کو درکار ہیں۔ اور یہی وقت ہے کہ خداوند کے لئے کچھ کریں پہلے خود ہی کو اُس کے حوالہ کردیں۔ اور اپنی جان اُس پر نچھاور کردیں۔ کیونکہ خداوند کو درکار ہے۔ وہ سبھوں سے کچھ کرانا چاہتا ہے۔ لیکن اگر ہم تم اُس کے لئے تیار نہوں تو سب بے سود ہے۔ لہٰذا ہمت کرکے خُداوند کے لئے کچھ کرو۔ کیونکہ خداوند کو درکار ہے اور وہ سبھوں سے اپنی خدمت چاہتا ہے وغیرہ۔ بعد اختتام سروس جناب پادری اسپونر صاحب سادھو اور پادری جنکنس صاحب و پادری پیٹر صاحب و پادری اسپنسر صاحب و پادری ملیگ صاحب عشائے ربانی کی رسم ادا کی ۵۰ اشخاص پربھو بھوج میں شامل ہوئے۔ کمیونین کلاس علیحدہ علیحدہ تھا۔ کسی کے دل میں شک و شبہ کی گنجائش نہ رہی۔ بعد فراغت کارروائی مذکورہ تین بجے سے سورج ڈوبنے تک فیض آباد چوک میں بڑے دھوم دھام سے منادی ہوئی۔ سامعین نے خدا کا کلام بڑی سنجیدگی سے سُنا۔ بعد کنونشن کے اجودھیا کا میلہ پڑگیا۔ اور یہ فیصلہ ہوا کہ سب

لوگ میلہ میں جاکر خداوند کے نام کی بشارت دیں۔ جناب پادری پیٹر صاحب کے حُسن انتظام سے جناب پادری قلندر صاحب کے اسکول میں ٹھہرنے کے لئے متصل بنگلہ قرار پایا۔ وہاں سُننے میں آیا کہ امسال آریہ اور ہندو صاحبان مسیحی مذہب کی مخالفت پر کمربستہ ہیں۔ پادری قلندر صاحب میلہ میں جانے سے پہلے سب کو جمع کرکے دعا کرتے اور ایسے آراستہ ہوکر بُت پرستی کا قلعہ توڑنے کے لئے گروہ ہوکر منادی کے لئے میلہ میں جایا کرتے کسی قسم کا فتور نہیں ہوا۔ بلکہ خدا کا کلام پریم سے سُنا گیا اور حاضرین غور سے سنتے رہے۔ ایک پنڈت مسیح مصلوب کی جے جے پکار اُٹھے۔ اور کہا ہے دھن ہے پیا تما تونے لوگوں پر یہ روشن رکھا ہے کہ مسیح گنہگاروں کے لئے صلیب پر مؤا۔ اور جھٹ گانا شروع کردیا۔ جے جے مسیح کی جے۔ مصلوب جو ہوا ہے۔ بے حد ہے اُس کا پیار عجیب۔ جے جے مسیح کی جے۔ وہ پنڈت مذکور آہستہ سے چلدیا۔ ایک بات اور دیکھنے میں آئی کہ خداوند مسیح کی منادی نہ صرف عیسائیوں سے ہوتی رہی۔ بلکہ آریہ اور ہندوؤں سے بھی مسیح مصلوب کی منادی ہوتی رہی کسی نہ کسی صورت میں وے اپنے لکچروں میں مزور مسیح کوپیش کرتے تھے۔ یہاں پر پولوس رسول کی باتیں نہایت صادق اور موزوں آتی ہیں فلپی ۱-۱۵ بعضے بعض تو حسد اور جھگڑے کی وجہ سے منادی کرتے ہیں اور بعض نیک نیتی سے وغیرہ تاہم شکر ہے پروردگار کا کہ اُس کے نام کی منادی ہر خاص و عام سے ہوتی رہی۔ آخرش ہم جناب پادری پیٹر صاحب کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ میلہ میں ٹھہرنے اور اور کھانے وغیرہ کا انتظام کر رکھا تھا۔ کسی بات کی تکلیف نہیں ہوئی۔ ناظرین سے التماس ہے۔ کہ

ان کاموں کو اپنی دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں گے کون جانتا ہے کہ کلام کے سننے والوں میں سے کتنے لوگ خداوند مسیح کی نجات کے خواہاں اور درپے ہوں امید ہے کہ خدا باپ اور بیٹا کا جلال رہیگا۔

راقم :- ڈبلیو۔ پرتھوی لعل از محمد آباد گوہنہ اعظم گڈھ

خُداوند کا نیک خادم سوگیا

بتاریخ ۱۰ دسمبر بوقت تین بجے بعد دوپہر ریورینڈ کیٹن آلنٹ صاحب مقیم دہلی بعد چالیس برس کی خدمت کے خداوند میں سوگیا۔ دو روز پیشتر کچھ خفیف سا درد چھاتی میں ہوا۔ ڈھائی بجے کی عبادت میں موجود تھے۔ چارپائی رہے تھے۔ الٰہی پیغام آیا۔ اور بلا کسی تکلیف و درد کے جھپکتے ہی گئے۔ لوگوں نے پلنگ پر ڈالا۔ اور روح ابدی خوشی میں داخل ہوگئی۔ ہفتہ کے روز گرجہ میں جنازہ کی نماز ہوئی۔ مسیحی اور غیر مسیحی اتنے حاضر تھے کہ گرجہ کے باہر بھی بھاری ہجوم موجود تھا۔ بہت انگریز صاحبان چیف کمشنر اور ڈپٹی کمشنر اور لاٹ صاحب کا ایلچی بھی موجود تھے۔ قبرستان میں ہزارہا دیسی اور انگریز حاضر تھے سبکی آنکھوں سے آنسوؤں کی ندیاں جاری تھیں جس سے اُس خدا کے بندے کی محبت اور ہمدردی ظاہر ہوتی تھی۔

شاباش خداوند کے خادم تونے ایمان کی اچھی
لڑائی لڑی اور یقیناً زندگی کا تاج تیرا حصہ ہوا

الراقم :- ای۔ سی۔ جاشوا۔

نورافشاں کے لئے نئے خریدار پیدا کرنیکے لئے بہت سے کام لیجئے ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا
وہ کونسا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا

کی تصویر لیکر آیا اور دکھلا کر کہنے لگا۔ کہ دیکھو یہ تمہارا مسیح صلیب پر لٹک رہا ہے۔ سنتے ہی پادری پیٹر صاحب دست بستہ مسیح مصلوب



وقتِ فرصت

اے وقت تو جو تیز رفتار ہوا کے رنگ گزرنے والا ہے۔ نادر الوجود گراں قدر اور صاحب ذیشان ہے تیرے ناز و کرشمے جو تو نے اپنے قدر دانوں سے کئے ہیں۔ جب سنتا ہوں تو حیرت ہوتی ہے کہ تو صاحب کمال ہے۔ جو تیری قدر کرتے ہیں تو انہیں بھی کمالیت تک پہونچا دیتا اور صاحب کمال بنا دیتا ہے۔ اور جو تیری قدر و منزلت سے متنفر ہیں تو انہیں بھی اُس کا خمیازہ دیتا ہے۔ اُنہیں دُنیا کی نظر میں ذلیل و خوار کرتا ہے کہ دُنیا اُن سے متنفر ہوتی ہے۔ تجھ میں وہ خوبی ہے۔ جو شاید زمانے میں کسی اور میں نہ ہوگی۔ جسے جس چیز کا شوق ہو تو ہی اُسے مہیا اور موجود کر دیتا ہے۔ کسی کو طبیب حاذق۔ کسی کو مالک و صاحب کسی کو عالم۔ کسی کو تاجر کسی کو آپ بنانا تیرا ہی جوہر ہے۔ تیری تعریف میں کیا لکھوں اور کیونکر لکھوں تو تو ہر ایک کے سامنے چمکتے ہوئے سورج کی طرح سے چمک رہا ہے جسے سب دیکھتے ہیں تیری قدر سب ذی عقول کو معلوم ہے۔ تیری توقیر کسے منظور نہیں۔ زمانہ تجھ سے ترساں و لرزاں ہے تیرا نام معروف و مشہور ہے۔ تو ہی ہے جو مونس صاحب شعور ہے۔ میں نے تیری رفیقہ کا بھی نام سُنا ہے۔ جسے دانائی یا عقل کہتے ہیں جس نے حضرت سلیمان کی خدمت کی تھی۔ اور اُس کی ایسی جان نثار خادمہ تھی کہ آجتک اُس کی تعریفوں کا شمار نہیں ہو سکتا۔ تیری رفیقہ کی سہیلی دور اندیشی کے بھی کیا کہنے ہیں۔ وہ بظاہر تو مردہ سی نظر آتی ہے مگر اپنے دھیرے دھیرے سے جو کام کرتی ہے تو اس حد تک کمال کر دکھاتی ہے کہ عقل دنگ ہو جاتی ہے۔ خلاصہ تو یہ ہے کہ اے وقت کہ تو سب کچھ ہے مگر جب تیرے ساتھ عقل اور دور اندیشی آملتی ہیں۔ تو پھر تیرا وجود خوشی کے مارے پھولے نہیں سماتا۔ اُس وقت تو جسے اپنے فیض سے فیضیاب کر دے کر دے۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ جب تیرے ساتھ عقل اور دور اندیشی نہ ہوں تب تو بھی مردہ ہوتا ہے اُس وقت میں تو جنون اور دیوانگی کی باتیں کرتا ہے کاش اے وقت کبھی تو ضرور ہمارے درمیان آئیو ورنہ فیض سے ہمیں بھی فیضیاب کیجیو۔ اگر تجھے پتہ نہ لگے تو ہندوستانی مسیحی قومی ہستی کے گھر کو کسی سے پوچھ لیجیو۔ وہاں پر اگر آئے تو اے وقت تجھ سے التماس ہے کہ اپنے ساتھ عقل اور دور اندیشی کو بھی ساتھ لیتا آئیو۔ تاکہ ہم اُن کے بھی درس لیں اے میرے اُستاد تیری تحریریں گزشتہ واقعات زمانہ سے ظاہر ہوتی ہیں۔ مگر اس طرح تو بہت سی صفحات زمانہ پر سے پڑھی ہیں۔ مگر اب ہم تجھ سے یہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ تو ہمیں اور کسی کمال کی تقریر نہ سنائیو۔ ہمیں اُس کی ضرورت نہیں ہمیں تو تیرا وہ لکچر سننا پسند ہے جس میں تو خاص طور پر ملکہ رکھتا ہے یعنی ہمارے خداوند مسیح کا ذکر۔ اے کاش تو عقل اور دور اندیشی سے بھی یوں کہیو کہ وہ بھی ہمیں خاص طور پر بتلا دیں کہ کس طرح ہم اپنے خداوند کے سچے فرمانبردار بن سکتے ہیں ہم تو سرکش دل رکھنے والے ہیں تو ہمیں بتلائیو کہ کس طرح سے ہمیں ہر وقت اپنے خداوند کی یاد میں رہنا چاہئے۔ ہم تو جب اپنے معاشرتی تفکرات سے فارغ ہو جاتے ہیں تو بھی اپنے خداوند کی یاد نہیں کرتے۔ عقل سے کہیو کہ وہ ہمیں مسیح کے عشق میں فنا ہو جانے کا طریقہ بتلا دے تاکہ ہم ہر وقت اُسی کا خواہ کام میں خواہ فرصت کے وقت میں اُسی کا ہی نام لیا کریں۔

راقم۔ یوسف عزیز۔ کلارک آباد

التماس ضروری

منیجر نور افشاں التماس کرتے ہیں کہ جو صاحبان نور افشاں سنہ ۱۹۱۸ء کا نہیں چاہتے ہیں تو ابھی لکھ دیویں تاکہ ہم وی۔ پی نہ بھیجیں۔ کیونکہ جو خریدار لکھوا کے وی پی واپس بھیجتے ہیں ہمارا نقصان کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ نور افشاں کے پڑھنے والے اس کو برابر لیا کریں گے تاکہ یہ مسیحی اخبار قائم رہے۔ اُمید بھی ہے کہ ہر ایک اور خریداروں کو پیدا کرے۔

منیجر نور افشاں۔

ریویو

بر رسالہ

چشمہ مذاہب کی پیمائش

مصنفہ پادری جے مکلین معروف بغلام مسیح

گزشتہ سے پیوستہ

من مردے ہستم ہندی نژاد و بہ دانش بے نظیر
راز سربستہ دارم کہ از دل بزبان نیاوردہ ام
اگرچہ گروہے گویند کہ اہرمناں با برہمن کیشاں
دیو پرستان آگہی مید ہند و خبر از ذات من ہیچ
گوش نشنیدہ کہ دریں انجمن انساں را نیا یک
یک برہمن خوانی بہ آئین تو ایم۔ زرتشت گفت
پیش از آمدن تو اے بیاس یزداں انسان

راز ہامرا آگہی بخشید۔ پس ایں راسیم را از آغاز تا انجام بروخواند بشنید و چم پرسید و بغز رسید و یزدان را نماز برد و آئیں زرد آمد و بنہ بازگشت۔"

ترجمہ:۔ خدا زردشت کو خبر دیتا ہے۔ کہ ایک شخص بیاس نام ہند سے آویگا۔ بڑا سمجھدار کہ روئے زمین پر اُس کے برابر عقلمند کم ہے۔ جب تیرے سورۃ اُس کے آگے پڑھیگا تو وہ تجھ پر ایمان لاویگا۔ اور تیرا ہم مذہبوں میں سے ہو جاوے گا۔"

اُس کا شارح لکھتا ہے کہ:۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ بیاس جی ہند سے بلخ کو آگئے۔ گشتاسب نے زردخت کو اُس کے آنے کی خبر دی زردخت نے کہا کہ خدا آسان کریگا۔ پس بحکم شہنشاہ ہر ملک کے عقلمند اور عابد جمع ہو گئے زردشت بھی عبادت خانہ سے تشریف لے آئیں بیاس نے کہا کہ تنکر جی کے اطلاع دینے سے تمام ہندوستان آپ کے مذہب کی اختیار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ میں نے بہت آپ کی توصیف سنی ہے۔ میں ایک ہندی نثر ادا اور بڑا عقیل شخص ہوں۔ میرے دل میں چند سربستہ راز ہیں۔ ابھی تک کسی کے سامنے بیان نہیں کیا ہے۔ گو کہ بعض کہتے ہیں کہ اہرمن اہرمن والوں کو دیو پرستوں سے خبر دیتے ہیں۔ تاہم کسی نے میرے دل سے نہیں سنا ہے۔ اگر محفل میں اُن میں سے ہر ایک کو آپ بیان کریں کہ وہ کیا ہیں تو میں آپکا مذہب اختیار کرونگا۔ زردشت نے کہا کہ تیرے آنے سے پہلے خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ پس اس رسالہ کو اول سے آخر تک پڑھکر سنایا۔ بیاس نے دیکھا اور سجدہ بجا لا کر صدق نیت سے زردشت پر ایمان لایا۔ اور ہندوستان کو لوٹا۔

بیان بالا سے ظاہر ہے کہ کل ہندوستان اور خاصکر بیاس جی ویدوں سے بدظن ہو چکے تھے اُن میں ایک اعلیٰ تعلیم کی ضرورت کا احساس پیدا ہو چلا تھا۔ آپ نے تنکر جی سے زردخت اور اُس کی تعلیم کی خوبی سُنکر بلخ جا پہنچے۔ اور کچھ گفتگو کے بعد زردشت پر بصدق دل ایمان لے آئے۔ اور چونکہ ہندوستان پہلے ہی سے زردختی ہونے کو تیار بیٹھے ہوئے تھے۔ اس لئے بیاس جی کی حکمت ودہ ویدوں کو جمع کرنا شروع کیا۔ اور زردختی تعلیم کو ویدوں کے قالب میں ڈھالا تو زیادہ مخالفت نہ کی گئی۔ پس اس طرح سے اُنہوں نے زردشتی رسم عبادت و اشیاء عبادت وغیرہ امر کو ویدوں کی زبانی کہلوایا کہ دونوں مذہبوں میں مابہ الامتیاز نہیں رہا گویا کہ اس طریقے سے اُنہوں نے زردشتی مذہب کو بلا چون و چرا ہند میں رائج کر کے آئندہ کے لئے بھی راستہ صاف کر دیا۔ چنانچہ اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ ساسان اول نہ صرف ہندوستان میں آکر رہے تھے۔ بلکہ اُنہوں نے اپنی کتاب بھی یہیں لکھی تھی۔ اُن کی کتاب کی آیت ۱۴ ی دہشتم میں خدا کہتا ہے کہ تو ذی برکت و مبارک ہے کیونکہ ہیں نے تجھے قبول کیا؟ اس کے شرح میں ساسان پنجم لکھتے ہیں کہ یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ جب سکندر نے فارس کو فتح کیا تو اُس کے بعد ساسان پسر دارا اپنے چچا سے جدا ہو کر ہندوستان چلے گئے۔ اور پارسائی اور عبادت الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ خدا اس پر مہربان ہو۔ اور اُن کو بطور نبی کے قبول کر لیا۔"

پس امور بالا کو مد نظر رکھ کر اگر بابو صاحب کے اس معیار کو صحیح تسلیم کریں کہ ما بعد اپنے ماقبل مذہب یا قدیم تر مذہب سے مستخرج ہوتا ہے تو نتیجہ صاف ہے کہ وید مع اصل فارسی مذہب سے نہ صرف مستخرج ہے۔ بلکہ فارسی مذہب کی دوسری صورت ہے۔ کیونکہ

(۱) فارسی مذہب ویدی مذہب سے بہت ہی قدیم ہے۔

(۲) ویدوں کے جامع اور مؤلف بیاس جی خود زردشتی تھے۔ اور کل ہندوستان زردشتی ہونا چاہتے تھے۔

(۳) فارسی مذہب کے پیرو ہندوستان میں آکر تبلیغ مذہب کرنے لگے۔ اور پیغمبر تسلیم کئے گئے

(۴) خود وید شہادت دے رہے کہ وہ کسی اصل کے فرع ہیں۔

ہم آگے بشرط حیات و مواقع عوائق یہ ثابت کریں گے کہ زردشت نے یہودی مذہب سے فیض پایا اور بہرہ اُٹھایا۔ فقط والسلام۔

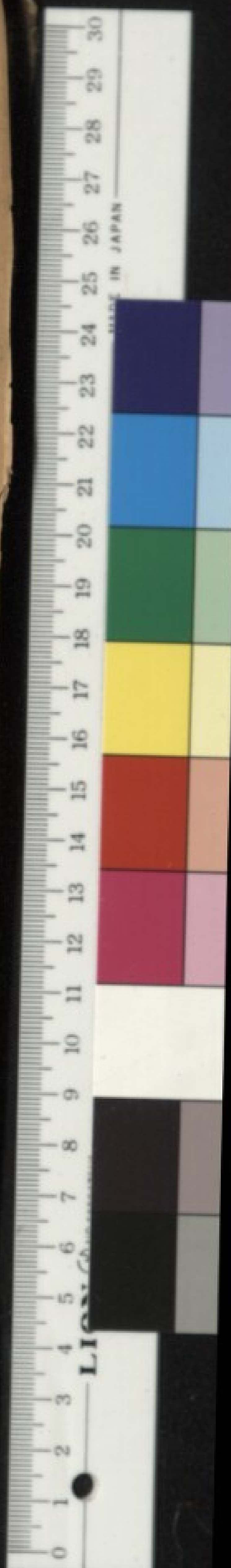
راقم سلطان محمد پال ہیڈ مولوی مشن ہائی سکول مشن کمپونڈ بڑھیپور فتحگڑھ۔

تربیت بچگان

گزشتہ سے پیوستہ

عادت کا دوبارہ بیان۔

یاد رکھو کہ تم بچے کو ہمیشہ کوئی نہ کوئی عادت سکھاتی رہتی ہو۔ اول باقاعدگی سے کھلاؤ۔ دوئم باقاعدگی سے سلاؤ۔ سوئم ہرگز بھی ربڑ کا پستان مت دو۔ یہ کئی طرح سے اُس کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔ اُس کو ہر وقت چوستے رہنے سے بچے کے منہ میں پانی آتا رہتا ہے جس سے کہ نقصان کا احتمال ہے۔ وہ اُس کے جبڑے کی شکل کو جو کہ ابھی نرم ہوتا ہے بگاڑ دیتا ہے اور دانت نکلنے پر یہ اُنکو مضبوطی سے پکڑنے کے قابل نہیں رہتا۔



علاوہ اس کے وہ اس میں غلاظت بھی چوستا رہتا ہے۔ جب بچہ اُسے چوس رہا ہو تو اگر تم اُسے خوردبین سے دیکھو تو فوراً اُسے آگ میں پھینک دو گی اور دوبارہ اُسے خریدنے کا قصد نہ کرو گی علاوہ ازیں اُس کو ہر وقت آرام کی عادت پڑجائیگی۔

اس کو رونے چیخنے دو۔ اگر تم اُسے رونے پر کوئی چیز دو گی تو وہ سمجھ لیگا کہ چیز مانگنے کا طریقہ رونا ہے۔ اور زیادہ چیزیں لیگا۔

صفائی

اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ مستورات بچے کو جہاں جہاں پیشاب کرادیتی ہیں ماں اور بچہ دونوں کے کپڑے پیشاب سے بھیگنے کے باعث بدبودار رہتے ہیں۔ اکثر ماؤں کو کہتے سنا ہے کہ بچے کے پیشاب و پاخانہ سے نفرت نہیں کرنی چاہیے۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ تم اس قدر نفرت کرنے لگ جاؤ کہ اُسے ہاتھ ہی نہ لگاؤ۔ بلکہ اُسے تمام قسم کی آلائش و گندگی سے پاک و صاف رکھو۔ لازم ہے کہ بستر پر موم جامہ کا ٹکڑا بچھایا جاوے اور اُس کے اوپر ایک نرم گدی بچھانی چاہیے۔ جب وہ بھیگ جائے تو فوراً بدلدو۔ اور پیشاب و پاخانہ کے لئے ایک خاص برتن اور جگہ مقرر ہونی چاہیے۔ تاکہ جابجا غلاظت نہ پھیلے۔ ورنہ گھر کی ہوا خراب ہوجانے کا اندیشہ ہے

جب بچے کو ذرا گھبراہٹ یا بےچینی میں دیکھو تو فی الفور اُس کا سبب دریافت کرو۔ کہ آیا اُسے پیشاب وغیرہ کی حاجت تو نہیں۔ اگر ایسا ہو تو جلدی اُسے ٹھکانے پر رفع حاجت کراؤ۔ اگر تم اس بات کا ہر وقت دھیان رکھو گی تو تم کو جھٹ معلوم ہوجایا کرے گا۔ اس طرح سے وہ اس بات میں بھی باقاعدگی سیکھیگا۔ اور ماں و بچہ دونوں کے لئے سہولیت ہوگی

خود انکاری

ہم سب کو اگر سب سے زیادہ کسی اچھے کام کیلئے کوئی بات سیکھنے کی ضرورت ہے تو وہ خود انکاری ہے بچے کو بڑا کپتان مت دو۔ اُسے مٹھائی سے پرہیز کراؤ۔ اور یہ سکھاؤ کہ وہ اپنے پیسے کسی اچھی چیز پر خرچ کرے۔ وہ ایک پیسے کا پھول نکال کر یا اپنے پیسے اکٹھے کرکے اپنی جوتی خریدے۔ یا کسی اور کے واسطے جو اُس سے چھوٹا غریب اور کمزور ہو کچھ خریدے

خود نیک بنو

اب میرا مدعا یہ ہے کہ بچہ کس طرح نیک بن سکتا ہے۔ میں پھر کہتی ہوں کہ پہلے تم خود نیک بنو۔ اپنے بچے کو کبھی بھی کوئی جھوٹا لفظ نہ کہو جس وعدہ کو تم پورا نہیں کرسکتی ہو۔ ایسا جھوٹا وعدہ مت کرو۔ اگر تم اُس دھمکی کو پورا نہیں کرسکتی تو اُسے مت دھمکاؤ میں نے کتنی دفعہ کسی ماں کو یہ کہتے سنا ہے کہ اگر تم ایسا کرو گے تو میں مارونگی۔ بچے نے اُس کام کو کیا اور سزا نہ ملی۔ میں نہیں کہتی کہ تم اپنے بچے کو مارو مگر تم اُسے یقین دلا دو کہ جو کچھ تم اُسے کہو گی پورا کرو گی۔

سچائی سے اعتبار کامل صادر ہوتا ہے۔

تم چاہتی ہو کہ تمہارا بچہ قابل اعتبار۔ سچا اور خودار ہو اگر تم ایسا چاہتی ہو تو تمہیں اُسکو سچا بنانے میں شروع سے مدد دینی چاہیے۔ چھوٹے بچے اکثر جھوٹ بولتے ہیں۔ کیونکہ اُنہیں ڈرایا جاتا ہے۔ وہ اکثر ڈرپوک ہوتے ہیں نوجوان آدمی بمشکل جانتے ہیں کہ بچہ کتنی جلدی بات چھپانا سیکھ لیتا ہے جو کہ بڑوں کو ناپسند ہوتی ہے۔ بچے پر یہ ظاہر کرو کہ تم سچ کی اور چیزوں کی نسبت زیادہ قدر کرتے ہو۔ جن قصوروں کو وہ مان جائے تم کو لازم ہے کہ اسے جلدی معاف کردو سچائی کو مت چھپاؤ۔ خواہ کتنی ہی تکلیف کیوں نہ ہو۔ (باقی دارد)

انگریزی طبی کتابیں

1. A Handbook of the Gnats & Mosquitoes. By Lieut. Col. Geo. M. Giles. I. M. S. F. R. C. S. Second Edition, Revised & Enlarged 577 p. Sup. Ro. 8 Vo Rs 10/-

2. Formaceutical Formulas. By Peter Mac Ewan F. C., F. C. S. 8th Edition, 1911. 1040 p. Rs 5/-

3. Military Hygiene. By Edward L. Munson A. M. M. Rs 4/-

4. United States Dispensary 19th Edition. By Dr. Geo. B. Wood and Dr. Franklin Bache Rs 25/-

یہ کتابیں ایک صاحب کی ہیں جو امریکہ کو چلے گئے ہیں۔ قیمت لاگت سے بھی کم رکھی گئی ہے۔ جو صاحب اِن کتابوں میں سے کوئی بھی لینا چاہیں وہ مینیجر نورافشاں لودیانہ سے خط و کتابت کریں۔

وی مینیجر نورافشاں۔ لودیانہ

ایک فرانسیسی مراسلہ مظہر ہے۔ کہ آئیسن آرڈنے کے درمیان شامپین میں نیز ڈے ماسیجز پر۔ دریائے میوز کے دہنے پر۔ اور بالائی السس میں جانبین سے سخت گولہ باری ہوئی ہے۔

نورافشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

ضرورت

ایک بائبل ودمن کی ضرورت ہے درخواستیں مس ٹرنسی ویسلین مشن اکبرپور ضلع فیض آباد یو۔پی کے نام آنی چاہئیں۔

دمہ کا شرطیہ علاج

بہت لوگ کہتے ہیں کہ دمہ دم کیساتھ جاتا ہے پر آپ ذرا شک نہ کریں۔ دمہ کا شرطیہ علاج میرے پاس ہے جس وقت دورہ ہو رہا ہو اور دم گھٹ کر جان نکل جانے کی دیر ہو تو اس دوا کی دو خوراک کھائیے اور خدا کا شکر کیجئے۔ قیمت فیڈ بیہ صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

خوش ذائقہ گولیاں۔

جو عمدہ چورن کا کام دیتی ہیں۔ قبض دائمی کو دور کرتی ہیں۔ دردِ معدہ کو رفع کرتی ہیں۔ ہاضم طعام اور مخرج ریح ہے۔ قیمت ایک ڈبیہ ۱۰۰ گولیوں کی ۸ر

مرہم واسطے بواسیر۔

صرف ایک ہفتہ کے استعمال سے مسے سوکھ کر گر جاتے ہیں۔ اور پھر کبھی نہیں ہوتی قیمت ۱ر

المشتہر ڈاکٹر ای۔ این۔ ادیٹ ایہ ڈاکخانہ لکھن پور۔ سرگجہ۔ سی۔ پی۔

نوکری کی ضرورت

ایک لائق مسیحی کسی مشن میں نوکری چاہتا ہے وہ فی الحال نوکر ہے۔ لیکن تبدیل ہونے کیخاطر دوسرے شہر یا گاؤں میں جانا چاہتا ہے۔ اگر کسی کو ضرورت ہو تو سندات وغیرہ پیش کیجائینگی۔ تمام و خط و کتابت دفتر نور افشاں میں آنی چاہئیں۔

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودھیانہ

قائم شدہ سنہ ۱۸۱۵ء

تسلی بخش انتظام

یتیم خانہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی و دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو عمل اور کمال بنانے کی غرض سے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۷ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے شرح خرچ خوراک ابتدائی فی طالب علم للعہ فیس جماعت ابتدائی فی طالب علم ۳ سہ ماہی خرچ متفرقات قیمت کتب سٹیشنری علاوہ حصہ ہائی کے طالب علم برائے حصول تعلیم مشن سکولوں میں حاضر ہوتے ہیں سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی وغیرہ مناسب قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن کرٹ اگرد کرول کریم وغیرہ بھی تیار ہو سکتے ہیں کرول فی عہ سے صعہ تک جن کرشا عہ سے الصہ مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی و دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا و صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے خوشوضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برین سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں۔ المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول۔ بٹالہ ضلع گورداسپور

باغدل

ایڈیٹر مسز محمد اسمٰعیل صاحبہ

چندہ سالانہ ۸ر اگر دو یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو ۶ر ہوگا۔ فی کاپی ۳ر المشتہر ای۔ ایم ویری ڈی ڈی مینیجر لودھیانہ

کرسچن بک سٹور لودیانہ۔

یہاں ہر قسم کی مسیحی علم ادب کی کتابیں جو اردو اور پنجابی زبانوں میں امریکن ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی اور برٹش اینڈ فارن سوسائٹی کی طرف سے شائع ہوتی ہے۔ فہرست کتب کیلئے درخواست بحضور مینیجر پادری ای ایم ویری صاحب لودیانہ۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کے علاوہ بیش قیمت مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ر سے لیکر ۶ر تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی نیو جمنا یو۔پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۲ر

ہندوستان و پنجاب سے معہ " ۳ر

غیر ممالک سے " ۱۳ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاوے گی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
چار سطر کا اشتہار	ہے ر	ے	لعہ
چوتھائی کالم	ے	لعہ	عہ
نصف کالم	لعہ	عہ	ومہ
پورا کالم	عہ	ومہ	صہ
پورا صفحہ	صہ	للعہ	۱۱صہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۳ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جاویگا۔

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادر چھپا۔